از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 فروری 1960

پیٹلڈ ٹر کی ریڈ ڈائی ورکس لمیٹڈ۔

بنام

ڈائی اینڈ کیمیکل ورکرز یونین، پیٹلڈ و دیگر

(پی بی گجیندر گڈکر، کے سبّاراؤ اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

ورکنگ کیپٹل-ریزرو فنڈ اس طرح استعمال کیا جاتا ہے-واپسی، اگر کوئی دستیاب ہو-بیلنس شیٹ، اگر ریزرو کا ثبوت اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

انڈسٹریل ٹریبونل نے دستیاب ذائد رقم کا پتہ لگانے کے عمل میں، فرسودگی فنڈ میں موجود ایک مخصوص رقم پر سود کے لیے اپیل کنندہ آجر کے دعوے کو مسترد کر دیا اور مبینہ طور پر اسے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اگر اس دعوے کی اجازت دی جاتی ہے اور دعوی کی گئی رقم کو پیشگی چارج کے طور پر کاٹا جاتا ہے، تو ملازمین کسی بونس کے حقدار نہیں ہوں گے کیونکہ کوئی اضافی رقم نہیں ہوگی۔ انڈسٹریل ٹریبونل کی رائے تھی کہ اگر فرسودگی کے ذخائر کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر بھی استعمال کیا جائے تو اس پر کوئی واپسی قابل قبول نہیں ہے تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ پیشگی چارج کے طور پر کتنی رقم کاٹی جانی ہے۔ اپیل پر اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ آجر کمپنی کی واصل باقی جو خود انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے رکھی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرسودگی فنڈ کی پوری رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

قرار پایا گیا کہ زیر غور سال میں اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ریزرو فنڈ کے کسی بھی حصے کو واپسی کی معقول شرح کا حقدار سمجھا جانا چاہیے اور اس طرح دستیاب ذائد رقم کا پتہ لگانے کے لیے کٹوتی کی گئی رقم کو پیشگی چارج کے طور پر طے کیا جانا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

بیلنس شیٹ نے خود کسی بھی ریزرو کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے کی حقیقت کو ثابت نہیں کیا اور قانون کے مطابق ریزرو کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے جیسی اہم حقیقت کو آجر کو بیان حلفی پر ثبوت کے ذریعے یا بصورت دیگر موقع دینے کے بعد ثابت کرنا پڑتا ہے۔ کارکنوں کو جرح کے ذریعے اس طرح کے شواہد کی درستگی کا مقابلہ کرنے کا موقع۔

ٹریچینو پولی ملز لمیٹڈ کی انتظامیہ بنام نیشنل کاٹن ٹیکسٹائل ملز ورکرز یونین، سی اے نمبر 309، سال 1957، اور خاندیش Spg. اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ بنام راشٹریہ گرنی کامگر سنگھ، جلگاؤں، سی اے نمبر 257، سال 1958، اس کے بعد آیا۔

بھارتیہ ہیوم پائپ کمپنی لمیٹڈ بنام ان کے ورک مین۔ (1959) II L. L. J. 357، نے وضاحت کی۔

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 258، سال 1958۔

صنعتی ٹریبونل، بمبئی کے 17 اگست 1957 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے ریفرنس (آئی ٹی) نمبر 15، سال 1957 میں اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے آئی ایم ناناوتی، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی اور رامیشور ناتھ۔

بی کے بی نائیڈو اور آئی این شروف، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

آئی این شراف، مداخلت کرنے والوں نمبر 1 اور 2 کے لیے۔

3,1960 فروری۔

عدالت کا فیصلہ داس گپتا، جسٹس نے دیا۔

داس گپتا، جسٹس۔ آجر، پیٹلاڈ ترکی ریڈ ڈائی ورکس لمیٹڈ، پیٹلاڈ کی طرف سے انڈسٹریل ٹریبونل کے ایک ماہ کی بنیادی اجرت کے مساوی 9,839 روپے کے فیصلے کے خلاف اس اپیل میں اٹھایا گیا واحد نقطہ، دستیاب زائد رقم کا پتہ لگانے کے عمل میں، فرسودگی فنڈ میں موجود روپے 2,27,000 پر 4 فیصد سود کے دعوے کی منظوری نہ دینے کی درستگی کے حوالے سے ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اگر اس دعوے کی اجازت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دی جاتی اور دعوی کی گئی رقم کو پیشگی چارج کے طور پر کاٹا جاتا تو کوئی اضافی رقم باقی نہیں رہتی تاکہ ملازمین کسی بونس کے حقدار نہ ہوں۔ انڈسٹریل ٹریبونل کی رائے تھی کہ اگر فرسودگی کے ذخائر کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو بھی اس پر کوئی واپسی قابل قبول نہیں ہے تاکہ فل بینچ فارمولے کو لاگو کرنے میں پیشگی چارجز کے طور پر کٹوتی کی جانے والی رقم کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اس نقطہ نظر میں یہ واضح طور پر غلط تھا۔ اس عدالت کے متعدد فیصلے یہ واضح کرتے ہیں کہ زیر غور سال میں اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ریزرو کے کسی بھی حصے کو واپسی کی معقول شرح کا حقدار سمجھا جانا چاہیے اور اس طرح دستیاب زائد رقم کا پتہ لگانے کے لیے کٹوتی کی گئی رقم کو پیشگی چارج کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ فرسودگی کے ذخائر کے حوالے سے اس سلسلے میں مستثنی ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

تاہم، سوال یہ ہے کہ آیا فرسودگی فنڈ میں روپے 2,27,000 کی اس رقم کو اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے اس سوال پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھا، کیونکہ اس کے خیال میں یہاں تک کہ اگر اس پوری رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے تو کوئی واپسی قابل قبول نہیں ہے۔ اگر ریکارڈ پر موجود مواد سے اس نتیجے پر پہنچنا ممکن ہوتا کہ زیر غور مدت کے دوران کسی بھی ریزرو یا اس کے کسی حصے کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا تو ہم اس پر واپسی کے طور پر قابل اجازت رقم کا حساب لگانے کے لیے مناسب سمجھتے اور اسے انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعے زائد رقم کے طور پر طے شدہ رقم میں سے کاٹ لیتے۔ تاہم، ریکارڈ کی جانچ پڑتال پر، ہمیں ایسا کوئی مواد نہیں مل سکتا۔ ہمارے پاس بس اتنا ہے کہ آجر کمپنی نے اپنے تحریری بیان میں ذخائر پر 32,000 روپے کے ورکنگ کیپٹل کے طور پر سود کا دعوی کیا ہے جس میں ریٹرن کی شرح 4 فیصد بتائی گئی ہے۔ اس میں اتنے الفاظ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا تھا کہ فرسودگی فنڈ ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر کا حصہ تھا۔ تاہم یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس طرح کا تخمینہ 32,000 روپے کے دعوے میں مضمر تھا جو کہ ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر پر واپسی کے طور پر قابل قبول رقم تھی۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسا ہی ہے، یہ اب بھی کمپنی کا فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ فرسودگی فنڈ کا کوئی بھی حصہ اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ ہمارے سامنے یہ تجویز کیا گیا تھا کہ اس مفروضے کو کہ فرسودگی فنڈ کو بھی ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا، کارکنوں نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ یہ تجویز واضح طور پر غلط ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اشارۃً 1/U میں کارکنوں کی جانب سے پیش کردہ ایک بیان جس میں دستیاب زائد رقم 3,000 روپے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حساب ہوتا ہے، اسے 2 فیصد پر ورکنگ کیپٹل پر کٹوتی کے قابل رقم کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ یعنی، ذخائر میں سے روپے 1,50,000 کی رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ 12 جولائی 1957 کے اشارۃً 3/C میں آجر کا بیان "ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر پر 4 فیصد سود-32,000 روپے" کی کٹوتی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح کا دعوی اشارۃً 4/C میں کیا گیا ہے، جو 12 جولائی 1957 کو آجر کی جانب سے دائر کردہ ایک متبادل بیان ہے۔ کارکنوں نے ایک بیان بھی دائر کیا جس میں ان کی طرف سے اسی تاریخ یعنی 12 جولائی 1957 کو کیے گئے بونس کے حسابات دکھائے گئے تھے۔ اسے اشارۃً U/3 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق روپے 1,66,000 کے ورکنگ کیپٹل پر 4 فیصد کی شرح سے ریٹرن کٹوتی کے طور پر قابل قبول تھا۔ اس طرح، کارکنوں کے مطابق، ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہونے والے ذخائر کو روپے 1,66,000 بتایا گیا تھا جبکہ آجر کے مطابق یہ رقم 8 لاکھ سے کم نہیں تھی۔ لہذا یہ بالکل واضح ہے کہ کارکنوں نے کسی بھی مرحلے پر آجر کے اس دعوے کو واضح طور پر یا مضمر طور پر تسلیم نہیں کیا تھا کہ فرسودگی فنڈ کے کسی بھی حصے کو ورکنگ ریزرو کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

تاہم، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ سختی سے دعوی کیا گیا کہ کمپنی کی بیلنس شیٹ جو انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے رکھی گئی تھی خود ظاہر کرے گی کہ روپے 2,27,000 کی فرسودگی فنڈ کی پوری رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ بیلنس شیٹ فرسودگی فنڈ کے طور پر روپے 2,27,000 کی رقم دکھاتی ہے۔ موجودہ معاملے کے مقاصد کے لیے یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ فرسودگی ریزرو میں موجود اصل رقم تھی، مزید سوال یہ ہے کہ کیا بیلنس شیٹ یہ ثابت کرتی ہے کہ اس رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے مقاصد کے لیے مزید فرض کرتے ہوئے کہ بیلنس شیٹ میں دیے گئے بیان کا تجزیہ اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ اس رقم کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا، یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ایسا کوئی نتیجہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو کہ مختلف سروں کے تحت بیلنس شیٹ میں دیے گئے بیانات درست بیانات ہیں۔ اس پر قطعی طور پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بیلنس شیٹ، جیسا کہ جمع کرائی گئی ہے، صرف اتنا ظاہر کرتی ہے کہ کچھ بیانات دیے گئے تھے۔ محض یہ حقیقت کہ بیانات دیے گئے تھے، کبھی بھی اس بات کو ثابت کرنے کے طور پر نہیں لیا جا سکتا کہ بیانات درست تھے۔

یہ ایک ایسا فرق ہے جسے کرنے میں عدالتیں ہمیشہ محتاط رہی ہیں۔ اس طرح، اگر کسی شخص کو یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ کسی خاص تاریخ کو بیمار تھا، تو محض کسی طبّی شخص کا سرٹیفکیٹ داخل کرنا کہ وہ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاریخ کو بیمار تھا، اس ثبوت کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا ہے کہ وہ بیمار تھا۔ سرٹیفکیٹ میں دیے گئے بیان کی درستگی کو عدالت میں بیان حلفی یا زبانی گواہی کے ذریعے متعلقہ ڈاکٹر کے ذریعے یا کسی دوسرے ثبوت کے ذریعے ثابت کرنا ہوتا ہے۔ کمپنیوں کے ذریعے اپنے لیے تیار کردہ بیلنس شیٹ کے معاملے میں مستثنیٰ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ بہت سے معاملات میں کمپنیوں کے ڈائریکٹر غلط مقاصد کے لیے ان بیلنس شیٹ میں غلط بیانات دینے کا رجحان محسوس کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ان بیلنس شیٹ میں دیے گئے ہر بیان پر مشتبہ کی کوئی وجہ نہیں ہے، لیکن موقف واضح ہے کہ ہم اس میں دیے گئے بیانات کو ہمیشہ درست نہیں مان سکتے۔ بوجھ اس فریق پر ہے جو متعلقہ اور قابل قبول شواہد کے ذریعے بیان کو درست ثابت کرنے کا دعوی کرتا ہے۔ بیلنس شیٹ کا محض بیان یہ ظاہر کرنے میں کوئی مددگار نہیں ہے کہ ریزرو کا کوئی بھی حصہ اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

یہ سوال کہ آیا بیلنس شیٹ کو اس دعوے کے ثبوت کے طور پر لیا جا سکتا ہے کہ ریزرو کے کس حصے کو اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، ہم نے حال ہی میں خاندیش Spg. اینڈ ویونگ مل کمپنی لمیٹڈ بنام راشٹریہ گرنی کامگر سنگھ، جلگاؤں (سول اپیل نمبر 257، سال 1958) میں غور کیا تھا۔ جیسا کہ سبّاراؤ، جسٹس نے نشاندہی کی تھی کہ اس معاملے میں کمپنی کی بیلنس شیٹ کمپنی کے اپنے افسران تیار کرتے ہیں اور جب اس بات کا تعین کرنے پر بہت زیادہ انحصار ہوتا ہے کہ ریزرو کے کس حصے کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا، تو مساوات اور انصاف کے اصولوں کا مطالبہ ہے کہ ایک صنعتی عدالت اس کے واضح ثبوت پر اصرار کرے اور لیبر کو آجر کی طرف سے پیش کردہ تفصیلات کی درستگی کے بارے میں جانکاری دینے کا حقیقی اور مناسب موقع بھی دے۔ اس معاملے میں ہم نے بھارتیہ ہیوم پائپ کمپنی لمیٹڈ بنام ان کے ورک مین (1) میں ایک مشاہدے پر بھی غور کیا جس پر اس دلیل کے لیے انحصار کیا گیا تھا کہ بیلنس شیٹ یہ ثابت کرنے کے لیے اچھا ثبوت تھا کہ رقوم اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ جیسا کہ خاندیش Spg. اینڈ ویونگ ملز کیس (اوپر) میں نشاندہی کی گئی تھی کہ اس مشاہدے کا مقصد یہ قانون مرتب کرنا نہیں تھا کہ بیلنس شیٹ بذات خود کسی بھی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے اچھا ثبوت ہے جو کہ ذخائر کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے کے حوالے سے ہے۔ جس مشاہدے پر انحصار کیا گیا وہ صفحہ 362 پر ایک جملہ تھا:- "مزید برآں، اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا، اور نہ ہی ٹریبونل کی طرف سے اس کے برعکس کوئی نتیجہ درج کیا گیا۔" اگر یہ قانون کے معاملے کے طور پر بیان کرنے کا ارادہ کیا گیا ہوتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ بیلنس شیٹ خود ریزرو کے ایک حصے کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے اچھا ثبوت ہے تو اس طرح کی سزا کو شامل کرنا غیر ضروری ہوتا۔

کسی بھی ریزرو کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے بیلنس شیٹ کی استعداد کے حوالے سے اس سوال پر ہم نے ٹرائیچینوپولی ملز لمیٹڈ کی انتظامیہ بنام نیشنل کاٹن ٹیکسٹائل ملز ورکرز یونین (سول اپیل نمبر 309، سال 1957) میں بھی غور کیا تھا اور یہ قرار پایا گیا تھا کہ بیلنس شیٹ خود ایسی کسی حقیقت کو ثابت نہیں کرتی ہے اور یہ کہ قانون یہ کہتا ہے کہ ریزرو کے کسی حصے کو ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کرنے جیسی اہم حقیقت کو آجر کو بیان حلفی پر دیے گئے ثبوت سے یا دوسری صورت میں اور کارکنوں کو مقابلہ کرنے کا موقع دینے کے بعد ثابت کرنا ہوگا۔ جرح کے ذریعے اس طرح کے شواہد کی درستگی۔

لہذا ہمیں آجر-اپیل کنندہ کی جانب سے اس دلیل کو خارج کرنا چاہیے کہ جو بیلنس شیٹ دائر کی گئی ہے وہ یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ فرسودگی فنڈ کے روپے 2,27,000 کو اصل میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے اس رقم کے پورے یا کسی حصے کے استعمال کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے جو فرسودگی فنڈ میں ورکنگ کیپٹل کے طور پر پڑا ہو۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے آخر کار کہا کہ معاملہ صنعتی ٹریبونل کو واپس بھیجا جا سکتا ہے اور اسے اس نکتے پر مناسب ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی حالات نظر نہیں آتا جو اس نوعیت کے معاملے میں واپسی کا حکم دینے کا جواز پیش کرے۔

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document